

غیرت نے زبان بند کر دی۔ ”میرا“ کہہ دینے میں کام بنتا تھا کوئی امر مانع نہ تھا۔ لیکن بدترین گناہ کی جو سزا دُنیا دے سکتی ہے اس کے ملنے کا پورا خوف تھا۔ ”آپ کا“ کہہ دینے میں کام بگڑتا تھا۔ جیتی جتنائی بازی ہاتھ سے جاتی تھی۔ لیکن بہترین فعل کے لئے دُنیا جو انعام دے سکتی ہے۔ اس کے ملنے کی امید کامل تھی۔ اس امید نے خوف کو دبا لیا انہیں ایسا معلوم ہوا۔ گویا ایشور نے اُنہیں سرخرو بننے کا یہ آخری موقع دیا ہے۔ میں اب بھی اپنے ایمان کو بچا سکتا ہوں۔ اب بھی دُنیا کی نگاہوں میں عزت پاسکتا ہوں انہوں نے آگے بڑھ کر بھان کنور کو سلام کیا۔ اور کا پنتی ہوئی آواز سے بولے ”آپ کا“! فتح حق کا ایک نعرہ بلند کمرہ میں گونجتا ہوا عالم بالاتک جا پہنچا۔ جج نے کھڑے ہو کر کہا ”یہ قانون کا فیصلہ نہیں ایمان کا کا فیصلہ ہے۔“

داستان ختم ہو گئی۔ داستان نہیں امر واقعہ ہے۔ فریقین تاب بھی شاید بقید حیات ہیں۔ ست نرائن لال سے جتنے ہی لوگ شاکی تھے اتنے ہی اب ان کے مداح ہو گئے۔ انسانی قانون پر خدائی قانون نے جو شاندار فتح پائی تھی۔ اس کے شہر میں مہینوں چرچے ہوتے رہے۔ بھان کنور ست نرائن لال کے گھر گئی۔ اُنہیں مناکر لائی پھر اپنا سارا کاروبار ان کے ہاتھ میں سونپا۔ اور کچھ دنوں میں وہی موضع منشی جی کے نام ہسبہ کر دیا۔ منشی جی نے بھی

اس کو اپنے تصرف میں لانا مناسب نہ سمجھا۔ کرشن آرپن کر
 دیا اب اس کی آمدنی محتاج اور بیکسوں اور مسکین طلباء کی
 امداد میں صرف ہوتی ہے ۔ ۵
